سینیٹر جناب راجہ ظفر الحق *

مکمل نفاذِ شریعت کے لئے ٹھوس اقدامات کی تجویز

مجلس شوریٰ میں مولانا سمیع الحق کا کردار قائدانہ معیار کا ہوتا تھا
مولانا سمیع الحق شہید کی آخری کتاب پر راجہ ظفر الحق کے تاثرات

مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے اپنی شہادت سے دو یوم قبل ایک خط اور پھر ٹیلیفون کے ذریعے مطلع فرمایا کہ وفاقی مجلس شوری، جس کے وہ مقتدر رکن تھے، کی کم وبیش تین سال کی کارروائی جس میں بلاشبہ انکا بھرپور کردار رہا تھا، کو ایک کتابی شکل دے رہے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ اس کتاب کی تقریظ تحریر کر دوں (چونکہ مجلس شوری کے زمانے میں میرے پاس دو محکمے یعنی وفاقی وزیر برائے اطلاعات ونشریات اور وفاقی وزیر برائے مذہبی امور تھے) میں حیران ہوا کہ اتنی مصروفیات کے باوجود مولانا کے پاس اتنا وقت تھا کہ وہ اس دور کی کارروائی منضبط کر سکیں لیکن اس کے پیچھے نفاذِ شریعت کے لیے ان کا قلبی لگاؤ، علم اور بصیرت، جو انہیں ورثہ میں ملی تھی، اس کا بھرپور استعمال تھا۔ اس خط کے دو روز بعد ایک ایسا سانحہ پیش آ گیا جس نے نہ صرف پاکستان بلکہ عالم اسلام کے لیے دردِ دل رکھنے والے ہر شخص کو شدید دکھ میں مبتلا کر دیا۔ نماز جنازہ میں شرکت کے لیے اکوڑہ خٹک حاضری دی تو ہر آنکھ اشکبار اور ہر دل رنجیدہ، لاکھوں افراد ایک دوسرے سے گلے مل کر رو رہے تھے۔

وفاقی مجلس شوریٰ کا بنیادی مقصد نفاذِ شریعت کے عمل کو مستحکم اور تیز رو بنیادوں پر استوار کرنا تھا۔ علما کرام میں مولانا سمیع الحق شہید اور قاضی عبد الطیف صاحب مرحوم کی مشترکہ کوششیں سرفہرست رہی ہیں۔ وفاقی شرعی عدالت کا قیام اور دائرہ اختیار، قانون شہادت، قانونِ شفعہ، قصاص و دیت کا قانون، نظام تعلیم، قراردادِ مقاصد کو مؤثر بنانے کے لیے آئینی ترامیم، آٹھویں آئینی ترمیم کے تحت قانون سازی، نظام زکوٰۃ اور نظام صلوۃ کا استحکام، رجال کار یعنی عدلیہ اور پولیس کے حاضر سروس افسران کی شرعی قوانین میں تربیت کا نظام، یہ وہ چند موضوعات ہیں جن کے بارے میں مولانا شہیدؒ نے اپنے ساتھیوں سے مل کر نفاذ شریعت کے لیے ٹھوس اقدامات تجویز فرمائے جن میں سے اکثر پر عمل درآمد بھی ہو گیا تھا۔

---

* چیئرمین پاکستان مسلم لیگ (ن) ۔ قائد حزب اختلاف، سینیٹ آف پاکستان

وفاقی مجلس شوریٰ کے ارکان میں دو طبقات بڑے واضح تھے۔ ایک وہ جو شریعت کے احکامات پر مکمل نہ صرف ایمان رکھتے تھے بلکہ اس کے پیچھے حکمتِ خداوندی اور تعلیمِ نبویؐ سے بخوبی واقف تھے اور دلائل کے ذریعے دنیا کے دیگر نظام ہائے کے مقابلہ میں ان کی برتری ثابت کرتے تھے۔ دوسرا وہ طبقہ تھا جو کہ استعماری نظام سے متاثر تھے لیکن کوئی کمیٹی ہو یا مکمل ایوان ان دو طبقوں میں دلائل کے انبار لگ جایا کرتے تھے۔ مگر وقت گزرنے کے ساتھ استعماری نظام کے حامیوں کی تعداد کم ہوتی گئی اور سارا ایوان اسلامی قوانین اور فقہ کا حامی ہوتا گیا۔ دلائل کی اس کشمکش میں مولانا سمیع الحق شہیدؒ کا کردار قائدانہ معیار کا ہوتا تھا۔ یہ طریقہ کار ارشاد خداوندی کے عین مطابق تھا، جس کی وجہ سے وہ بدمزگیاں جو عموماً اسمبلی کے اجلاسوں میں ہوا کرتی ہیں اس کا سامنا مجلس شوریٰ کے اجلاسوں میں نہیں کرنا پڑا۔ سورہ النحل میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَ الْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَ جَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِیْلِہٖ وَ ھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ (النحل:۱۲۵)

"(اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ۔ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مناظرہ کرو جو اس کے راستے سے بھٹک گیا تمہارا پروردگار اسے بھی خوب جانتا ہے اور جو راستے پر چلنے والے ہیں ان سے بھی خوب واقف ہے۔"

اللہ کریم اپنے دین کے خود محافظ ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں اور ان کے درجات میں بلندی عطا فرمائیں۔

جنرل ضیاء الحق مرحوم کے مارشل لاء دور میں

مولانا سمیع الحق شہیدؒ کا کردار

نفاذ اسلام کی جدوجہد

جمع و ترتیب: محمد اسرار مدنی

معاون: مولانا راشد الحق سمیع

ضخامت: ۵۷۸ قیمت: 1100/- روپے

ناشر: ایمل مطبوعات اسلام آباد

برائے رابطہ: 0302-5959858 - 0317-8529569